از حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی

لباس کی اہمیت اور اس کے چند احکام

اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد آدم کے لیے لباس کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے نافذ ہے۔ جب شیطان نے جنت میں آدم علیہ السلام کا لباس اتروا دیا تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں لباس پہننے کا حکم دیا۔ کیونکہ برہنگی خلاف فطرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لباس پہننے کے حکم کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سی باتیں ارشاد فرمائی ہیں اور لباس کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ ص ۳۰ میں فرماتے ہیں کہ پوری متمدن دنیا میں بسنے والے انسان خواہ وہ کسی دین، مذہب یا عقیدے سے تعلق رکھتے ہوں اس بات پر متفق ہیں ان العری شین واللباس زین "لباس پہننا باعث زینت ہے جبکہ برہنگی اور عریانی عیب ہے۔" ستر پوشی اور لباس اچھی چیز ہے۔ اسلام اس کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص فطرت سے نکل جائے اور غیر فطری امور کی انجام دہی سے اپنے مزاج اور طبیعت کو ہی مسخ کر ڈالے تو ایسے شخص کا کوئی اعتبار نہیں وگرنہ ہر متمدن شخص لباس کو زینت اور ستر پوشی کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ بہرحال یہاں پر اللہ تعالیٰ نے لباس کا تذکرہ بطور احسان فرمایا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے یا بنی ادم اے آدم قد انزلنا علیکم لباسا "تحقیق ہم نے تمہارے لیے لباس اتارا ہے۔" یہاں پر لفظ انزلنا غور طلب ہے کیونکہ لباس بنانے کے لیے کپاس تو زمین سے پیدا ہوتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اتارنے کا ذکر کیا ہے۔ در اصل اتارنا بعض اوقات پیدا کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے سورۃ حدید میں آتا ہے وانزلنا الحدید یعنی ہم نے لوہا نازل کیا۔ ظاہر ہے کہ لوہا زمین سے نکلتا ہے مگر اس کے لیے بھی نزول کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی فرمایا کہ ہم نے تمہارے لیے لباس اتارا ہے یعنی پیدا کیا ہے۔ مویشیوں کے متعلق فرمایا وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج ہم نے تمہارے لیے آٹھ جوڑے مویشی نازل کیے۔ یہاں بھی نازل کرنے سے مراد پیدا کرنا ہی ہے۔

مفسرین کرام لفظ "اتارے" کی یہ توجیہ بھی بیان کرتے ہیں کہ کپاس، پٹ سن وغیرہ جن سے عام طور پر لباس تیار ہوتا ہے، زمین ہی سے پیدا ہوتی ہیں، اسی طرح جن جانوروں کی اون یا کھال سے لباس بنایا جاتا ہے وہ بھی زمین ہی کی پیداوار ہیں۔ مگر ان اشیاء کی پیداوار اور نشو و نما کے لیے پانی کی اشد ضرورت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ آسمان ہی سے نازل کرتے ہیں۔ اس لیے لباس کو انزلنا کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ لباس خیر و برکت کی چیز ہے اور ایسی چیزوں کا نزول اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے ہوتا ہے۔ اس لیے طرز کلام میں لباس کو "نازل فرمانا" کہا گیا ہے۔

آگے اللہ تعالیٰ نے لباس کی غرض و غایت اور اس کے فوائد اس انداز میں بیان فرمائے ہیں۔ یعنی اے بنی آدم! ہم نے تم پر لباس اتارا یواری سواتکم جو تمہارے اعضائے مستورہ کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اعضائے مستورہ کا کھل جانا پوری متمدن دنیا میں معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے اللہ نے لباس کا پہلا فائدہ یہ بتایا کہ یہ تمہاری ستر پوشی کرتا ہے۔ ترمذی شریف کی روایت میں آتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا، حضور! ہم جسم کا کتنا حصہ کھول سکتے ہیں اور کتنا مخفی رکھیں یا دوسروں کا کتنا حصہ دیکھ سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا احفظ عورتک او سواتک اپنے اعضائے مستورہ کو چھپاؤ اور کھلا نہ چھوڑو الا من زوجتک او ما ملکت یمینک سوائے اپنی بیوی یا لونڈی کے۔ صحابی نے پھر عرض کیا، حضرت اگر ہم تنہا ہوں تو پھر کیا حکم ہے۔ فرمایا فاللہ احق ان یستحی منہ پھر اللہ کا زیادہ حق ہے کہ انسان اس سے حیا کرے۔ مقصد یہ ہے کہ بلا مقصد تنہائی میں بھی اعضائے مستورہ کھولنے کی اجازت نہیں۔ پھر پردے کا یہ بھی حکم ہے کہ مردوں کے لیے بھی حلال نہیں کہ ایک دوسرے کے مخفی اعضا کو دیکھیں اور نہ عورتوں کے لیے جائز ہے کہ وہ ایک دوسری کے سامنے بے پردہ ہوں۔ ایک روایت میں اس طرح آتا ہے ملعون من نظر الی سوات احد وہ شخص ملعون ہے جو کسی کے ستر پر نظر ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کی حفاظت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ ترمذی شریف کی روایت میں آتا ہے الفخذ عورۃ ران کا بھی پردہ ہے اس لیے محدثین اور فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ ناف سے لے کر گھٹنے تک کے حصہ کو ڈھانپنا فرض عین ہے۔

قرآن و حدیث میں لباس کے متعلق بہت سے احکام صادر ہوئے ہیں۔ محدثین نے اپنی کتابوں میں کتاب اللباس کے نام سے باب باندھے ہیں جن میں اللہ اور اس کے رسول اکرم کے احکام متعلقہ لباس بیان کیے ہیں۔ ویسے بھی عربی کا مقولہ ہے الناس باللباس "لوگ لباس کے ساتھ ہی متمدن نظر آتے ہیں۔" انسان کی حیثیت، وقار اور شان و شوکت لباس ہی سے ہوتی ہے۔ محدثین کرام فرماتے ہیں کہ جس لباس

سے اعضائے مستورہ کی پردہ پوشی کی جاتی ہے وہ فرض ہے اور باقی لباس سنت ہے۔ چنانچہ عبادت کے لیے صاف ستھرا لباس ہونا چاہیے۔ خاص طور پر جمعہ اور عیدین کی نماز کے لیے۔ اگر نیا لباس میسر نہیں تو کم از کم دھلا ہوا تو ہونا چاہیے۔ خصوصاً" صاحب ثروت آدمی کو اچھا لباس زیب تن کرنا چاہیے۔ اگر پھٹا پرانا لباس پہنے گا تو ناشکر گزاری کا مرتکب ہوگا۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک شخص کو میلے کچیلے کپڑے پہنے دیکھا' فرمایا کیا تیرے پاس مال ہے۔ عرض کیا' ہاں میرے پاس بھیڑ بکریاں' گائے' بیل' اونٹ اور لونڈی غلام ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا فلیریٰ اثر نعمۃ اللہ علیک وکرامتہ (احمد و نسائی) تو اللہ کے انعام و احسان اور اس کے فضل و کرم کا اثر تم پر نظر آنا چاہیے۔ پھٹا پرانا لباس تو مجبور آدمی پہنتا ہے۔ تو اچھا لباس پہنا کرو۔ بخاری شریف کی روایت میں آتا ہے کل ما شئت والبس ما شئت ما اخطاتک اثنتان سرف و مخیلۃ جو جی چاہے کھاؤ اور پہنو جب تک کہ دو چیزیں نہ ہوں یعنی اسراف اور تکبر۔ یہ دونوں چیزیں مکروہ تحریمی میں داخل ہیں۔ کھانا پینا اور پہننا مباح ہے مگر ان دو شرائط کے ساتھ۔

شاہ عبد القادر محدث دہلوی اپنے ترجمہ قرآن میں اس مقام پر حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ اس آیت سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ دشمن نے تم سے جنت کے کپڑے اتروا لیے پھر ہم نے تمہیں دنیا میں لباس کی تدبیر سکھائی کہ لباس اس طرح بنا کر پہنو۔ چنانچہ اب وہی لباس پہننا چاہیے جس میں پرہیز گاری ہو۔ مرد کے لیے اس دنیا میں ریشمی لباس حرام ہے البتہ جنت میں ولباسھم فیھا حریر (الحج) ان کے لیے ریشمی لباس ہوگا۔ اسی طرح اس دنیا میں شراب حرام ہے مگر جنت میں شراب طہور نصیب ہوگی۔ اسی طرح اس جہان میں مرد صرف چاندی کی انگوٹھی پہن سکتا ہے اس کے علاوہ سونا اور چاندی حرام ہے مگر جنت میں اسے سونے اور چاندی کے زیورات پہنائے جائیں گے۔

لباس کے متعلق بعض اور بھی احکام ہیں مثلاً" مرد ریشمی لباس نہ پہنیں اور دامن دراز نہ کریں۔ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا مکروہ تحریمی ہے۔ شلوار' تہبند' پتلون یا چادر ہو مرد کے لیے ٹخنے ننگے ہونے چاہئیں ورنہ نماز بھی مکروہ ہوگی۔ البتہ عورت کو اجازت ہے۔ صحیحین کی روایت میں ہے من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ جو کوئی فخر کے طور پر اپنا کپڑا نیچے کرے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔

حضور علیہ السلام نے عورت کو باریک کپڑے پہننے سے بھی منع فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام نے حضرت اسماء کو باریک دوپٹہ پہنے ہوئے دیکھا جس سے چھن کر بال نظر آ رہے تھے' آپ ناراض ہوگئے اور فرمایا جب عورت بالغ ہو جاتی ہے تو اس کے چہرے اور ہاتھوں کے سوا جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آنا چاہیے۔ اور جوان عورت بلاوجہ چہرہ بھی نہ کھولے تاہم یہ ستر میں داخل نہیں۔ ضرورت کے وقت منہ ننگا کر سکتی ہے۔ ایسی وضع قطع کا لباس پہننا جس سے' جسم کے بعض حصے نظر آئیں یہ بھی بے حیائی کی بات ہے۔ شاہ صاحب" فرماتے ہیں کہ عورت بہت باریک لباس نہ پہنے۔ نیز سورۃ نور کے احکام ولا یبدین زینتھن کے مطابق اپنی زینت کا اظہار نہ کرے سوئے خاوند یا دیگر محرم مردوں کے سامنے۔ بہرحال لباس فرض بھی ہے' سنت بھی ہے حرام بھی ہے' مکروہ بھی ہے اور مباح بھی ہے۔ فخر و تکبر والا لباس جائز نہیں۔ اس طرح میلا کچیلا لباس مکروہ ہے۔ لباس کے معاملہ میں اسراف بھی نہیں ہونا چاہیے۔ باقی سب لباس مباح ہیں۔ ہر ملک کے باشندے علاقائی وضع قطع یا آب و ہوا' گرمی سردی کی مناسبت سے لباس پہن سکتے ہیں۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے نیا لباس پہننے کی بعض دعائیں بھی منقول ہیں مثلاً" نیا لباس پہننے پر آدمی یوں کہے الحمد للہ الذی رزقنی من الریاش ما اتجمل بہ فی الناس واوری بہ عورتی (مسند احمد) "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس زینت عطا کیا اور جس سے میں لوگوں میں آرائش حاصل کرتا ہوں اور اپنی ستر پوشی کرتا ہوں۔" سنن ابو داؤد میں یہ دعا بھی ہے الحمد للہ الذی کسانی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ "اللہ تعالیٰ کے لیے حمد و شکر ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری محنت وسعی کے یہ مجھے عطا فرمایا۔ ترمذی شریف میں حضور علیہ السلام کی یہ دعا بھی منقول ہے۔ اللھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسالک خیرہ و خیر ما صنع لہ واعوذبک من شرہ و شر ما صنع لہ "اے اللہ! تیرا شکر ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ میں تجھ سے مانگتا ہوں اس لباس کی بہتری اور اس مقصد کی بہتری جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔ نیز میں تیری پناہ پکڑتا ہوں اس کپڑے کی برائی سے اور اس مقصد کی برائی سے جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔ لباس کے متعلق اس کے علاوہ اور بھی بعض دعائیں اور احکام موجود ہیں۔

فرمایا اے اولاد آدم ہم نے تمہارے لیے لباس نازل کیا جس کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ پردہ پوشی کرتا ہے اور دوسرا وریشا" یہ لباس باعث زینت بھی ہے۔ زیب و زینت لباس کی ہو یا گھر کے فرنیچر وغیرہ کی' اس کے لیے عربی میں ریشا کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جس طرح پرندے کے پر اس کے لیے زینت کا باعث ہوتے ہیں اور جس طرح بعض درندوں کو اللہ نے خوبصورت کھال پہنچا دی ہے جس سے ان کی زینت ہوتی ہے اسی طرح انسان کے لیے لباس بمنزلہ زینت ہے۔